سوال

(32) دجال کے وجود کی وضاحت کریں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پنجاب کے بعض عالم کہتے ہیں ۔ کہ دجال کا کچھ وجود نہیں ۔ دجال یہی حاکم ظالم ہیں اور جنت ونار اس کی ریل گاڑی ہے اور حضرت عیسی علیہ اسلام فوت ہوگئے ۔ عیسی موعود میں ہوں ۔ اس واسطے علمائے دین دار اہل سنت والجماعت اسے استفسار ہے ۔ کہ پنجاب کے اس عالم کے یہ اقوال سچ ہیں یا محض غلط ۔ بیان کرو۔ کہ عوام کل شک وشبہ رفع دفع ہوجائے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت ﷺ سے بارہ تیرہ صحابی وصحابیہ (۱) خریفہ بن اسید الغفاری (۲) ابوہریرہ (۳) عمران بن حصین (۴) عبداللہ بن عمر مسعود (۵) انس بن مالک (۶) خریفہ بن یمان (۷) ونوارس بن سمعان (۸) ابوسعید خدری (۹) وابی بکرہ (۱۰) وفاطمہ بنت قیس (۱۱) عبداللہ بن عمر (۱۲) ابی عبیدہ بن الجراح (۱۳) اسماء بنت یزید بن السکن (۱۴) مغیرہ بن شعبتہ رضی اللہ عنہم ۔ روایت کرتے ہیں ۔ کہ قریب قیامت کے دجال ظاہر ہوگا اور شیبہ ۔ مثل ۔ عبدالعزی بن قطن کے ہوگا ۔ کہ یہ مشرکین میں سے گزرا ہے اور وہ مثل ابر کے تمام دنیا میں پھیل جاوے گا اور قیام اس کا چالیس دن ہوگا ۔ ایک دن مثل برس کے اور ایک دن مہینے بھر کا ہوگا اور ایک دن ہفتہ بھر کا ہوگا باقی دن اپنے حال پر بدستور رہیں گے صحابہ نے عرض کیا کہ برس کی نماز کیوں کر ادا ہوگی آیا ایک دن کی نماز کافی ہوگی فرمایا نہیں ۔ وقت کا اندازہ کرکے پانچوں نمازیں پڑھتے رہنا ۔ اور مشکوۃ شریف باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال میں دجال کا احوال دیکھنا چاہیے یہاں ایک دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں اور دجال کے بعد حضرت عیسی اتریں گے ۔ اور وہ دجال کو قتل کریں گے ۔ اور مشکوۃ میں ایک خاص باب نزول عیسی علیہ السلام کا منعقد کیا ہے سب احول عیسی علیہ السلام کے نزول کا اس باب میں دیکھنا چاہیئے ۔ اور عیسی علیہ السلام کے نزول کا بیان صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں مفصل مذکور ہے ۔ اور قرآن شریف میں سورہ زخرف سے نازل ہونا حضرت عیسی علیہ السلام کا صاف واضح ہوتا ہے ۔ وانہ (1) ۔ ای عیسی لعلم الساعۃ تعلم بنزولہ وقرا ابن عباس بفتحتین للمحالغۃ کذا فیا لکمالین اور اسی طرح سے تفسیر مدارک و بیضاوی وکبیر ومعالم وغیرہ میں مذکور ہے وانہ ۔ بدرستیکہ عیسی علیہ السلام ۔ لعلم لساعۃ علم است مر ساعت را یعنی بدو بدانید کہ بعد از تسلط دجال از آسمان برزمین فرود آید ۔ نزدیک منارہ بیضاء اورطرف شرقی دمشق وجامہ رنگین پوشیدہ باشد ہر دو کف دست خود را بر بالہائے دو فرشتہ نہادہ ورخسارہ مبارکش عرق کردہ چون سدر پیلش افگند قطرات از رویش ریزاں گردد وچون سر بالا کند آں قطرہا بر روئے وے چون مروارید وان شود و نفس وے بر ہر کافر کہ رسد بمیرد و ہر جا کہ چشم وے افتد نفس وے برسد ۔ پس در طلب دجال رواں گردد ودر باب لدکہ موضعے است در ولایت شام بدو رسد و اورا بکشد انگہ یاجوج بیروں آیند و عیسی علیہ السلام بکوہ طور برد مومناں راو آنجا متحصن گردد ۔ القصہ چون معلوم شد کہ عیسی علیہ السلام نشانہ قرب قیامت است کذا فی التفسیر الحسینی ۔ اور اس آیت کی تفسیر حدیثین صحاح ستہ کی ہیں یخفی علی الماہبی ہذا الفن ۔ پس منکر نزول حضرت عیسی علیہ السلام کا فاسق ہے ۔ بلکہ کافر ۔ کیونکہ صریح نص کا منکر ہے اور تاویل اس کی مردود و خلاف سلبیل مومنین کے ہے ۔ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ (الی اخر الایتہ کا مصداق ہے ۔

وانہ لعلم للساعۃ وان عیسی لعلم للساعۃ ای شرط من اشراطھا لعلم بہ فسمی الشرط الدال علی الشئ علما لحصول العلم بہ وقرأ ابن عباسؓ لعلم وھو العلامۃ انتھی مافی التفسیر الکبیر مختصرا وانہ لعلم للساعۃ یعنی نزولہ من اشراط الساعۃ تعلم بہ وقرأ ابن عباسؓ وابوھریرۃؓ وقتادۃؓ وانہ لعلم للساعۃ بفتح اللام والعین ای امارۃ وعلامۃ انتھی مافی معالم التنزل مشکوۃ کے باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکرالدجال میں ہے :۔ عن النواس بن سمانؓ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال وقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرأ حجیج نفسہ واللہ خلیفیتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبھۃ بعبدالعزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکھف وفی روایۃ فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکھف فانھا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلہ بین الشام واعراقی فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباداللہ فاثبتو قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یومایم کسنتہ ویوم کشھرۃ ویوم کجمعۃ وسائرایامہ کامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کمنۃ ایکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لااقدروالہ قدرۃ قلتا یارسول اللہ وما اسرعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی علی القوم فیدعوھم فیوء منوابہ فیأمرالسماء فتمطروالارض فتنبت فتروح علیھم سارحتم اطوال ماکانت ذری واسبغہ ضروعا وامدہ خواصہ ثم یاتی القوم فیدعوھم فیدون علیہ قولہ فینصرف عنھم فیصبحون محلین لیس بایدیھم شیء من اموالھم ویھربا لخربۃ فیقول لھا اخرجی کنوذک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب النخل ثم عورجلا ممتلیا شابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل و یتھلل وجہہ یضحک فبینما ھوکذالک اذبعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء مشرقی دمشق بین مھزودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذاطاطأ راسہ قطرواذارفعہ تحدرمنہ مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافریحدریح نفسہ الامات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یأتی عیسی قوم قد عصمھم اللہ منہ فیمسح عن وجوھھم ویحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ فبینما ھوکذالک اذاوحی اللہ الی عیسی انی قداخرجت عبادالی لایدان لاحدبقتالھم فحذرعبادی الی الطور فیبحث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیم اوائلھم علی بحیرہ طبریۃ فیشربون مافیھا ویم اخرھم فیقول لقدکان بھذہ مرۃ ماء ثم یسیرون حتی ینتھوالی جبل الخمر وھو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ھلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابھم الی السماء فیرداللہ علیھم نشابھم مخفوبۃ دماویحصر نبی اللہ واصحابہ حتی یکون رأس الثورلاحدھم خیرا من مائۃ دینارلاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی وصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی قابھم فیصبحون فرسی کیموت نفس واحد ثم یھبط نبی اللہ عیسی واصحابہ الی الارض فلایجدون فی الارض موضع شبر الاملاہ زھمھم ونتھم فیرغب نبی اللہ وعیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ وفی روایۃ تطرحھم بالنھبل ویستوقد المسلمون من تسیھم ونشابھم وجعابھم سبع ثم یرسل اللہ مطرا لایکن منہ بیت مدرولاوبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثرتک وروی برکتک فیومئذتاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلومن بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ البقر لتستکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی لافخذ من الناس فبینما ھم کذلک اذبعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذھم تحت اباطھم فتقبض روح کل مومن وکل مسلم ویبقی شرارالناس یتھارجون فیھا تھارج الحمد فعلیھم تقوم الساعۃ رواہ مسلم الاالروایۃ الثانیۃ وھی قولھم تطرحھم بالنھیل الی قولہ بسبع سنین رواہ الترمذی حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں ۔ کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا۔ پس فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو تم سب کی طرف سے میں اس سے جھگڑوں گا۔ اگر میرے بعد نکلا تو ہر ایک شخص خود اس سے جھگڑے گا۔ اور اللہ تعالی میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر۔ وہ دجال جوان ہوگا۔ گھونگروالے بال والا۔ اس کی آنکھ نکلی ہوئی ہوگی یعنی کانا ہوگا۔ پس ایسا ہوگا۔ جیسے عبدالعزی بن قطن کو جانتے ہو۔ سو جو اس کو پاوے تو اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آئتیں ضرور پڑھ لے۔ کیونکہ وہ اس کے فتنہ سے اس کو بچائے گی۔ وہ شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلنے والا ہے۔ اور داہنے بائیں۔ کیا بلکہ ہر طرف دوڑنے والا ہے۔ سو اس سے اللہ کے بندو ثابت رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ زمین میں کس قدر ٹھہرے رہے گا۔ فرمایا چالیس دن ایک دن سال بھر کا۔ ایک دن مہینہ بھر کا۔ ایک دن ہفتہ بھر کا۔ اور باقی دن یہ تمھارے معمولی دن ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا حضرت تو اس سال بھر کے دن میں ایک کی نماز ہم کو کافی ہوگی یا نہ فرمایا نہیں۔ ان معمولی دنوں کے اندازے سے پڑھتے رہنا۔ اور مہینے اور ہفتے بھر کا دن بھی اسی قیاس پر۔ ہم نے پوچھا۔ حضرت اس کا جلد جلد زمین پر پھرنا کیسا ہوگا فرمایا جیسے ہوا ابر کو پھیلاتی ہے۔ سو وہ دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنے دین کی طر بلائے گا۔ وہ اس کا کہنا مان لیں گے۔ تو آسمان کو حکم کرے گا۔ خوب بارش ہوگی۔ اور زمین میں سبزی خوب اگے گی۔ اور ان کے مویشی کھا کھا کر خوب پلیں گے۔ اور دودھیلے ہوں گے۔ اور ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا۔ وہ اس کا کہنا نہ مانیں گے۔ وہاں سے چلا آئے گا۔ اور وہاں بارش بند ہوجائے گی۔ اور نہ رہے گا۔ اور کھنڈرات میں جائے گا۔ اس کو کہیے گا۔اپنے سب خزانے نکال۔ تو سب کے سب دفینے نکل کر اس کے ہاتھ شہد کی مکھیوں کی طرح ہولیں گے۔ اور پھر ایک جوان کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مار دو ٹکڑے کر دے گا اور ادھر اودھر نشانے کی طرح پھینک دے گا۔ اور پھر اس کو بلا کر دوبارہ مارے گا۔ اور وہ شخص منہ چمتا ہوا ہنسے گا۔ سو دجال اسی اوج موج میں ہوگا۔ کہ اتنے میں اللہ تعالی مسیح عیسی بن مریم علیہ السلام کو آسمان سے اتارے گا۔ سو وہ دو رنگیں کپڑے پہنے ہوئے دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے دو فرشتوں کے بازووں پر ہاتھ رکھے ہوئے سر کو جھکا لیں گے۔ تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھاویں گے تو موتیوں کے قطرے اتریں گے سو جس کافر کو ان کے سانس کی بو پہنچے گی۔ بس مر ہی جائے گا۔ اور جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں تک ان کا سانس پہنچے گا۔ سو اس کو باب لد پر پا کر مار ڈالیں گے فقط یہ ترجمہ ہم نے نواس بن سمعان کی حدیث کا بقدر ضرورت کیا ہے۔ سو سائل کو ثبوت خروج دجال اور اور حقیقی لعنتہ اللہ اور نزول حضرت عیسی مسیح بن مریم علیہما اسلام میں کافی وافی شافی ہے جس کو تفصیل درکار ہو۔ مشکوۃ شریف میں پورے باب کو تحقیق کی نظر سے دیکھ لے یہی

خلاصہ صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث کا ہے اگر کوئی نہ مانے تو اس کو اختیار ہے ۔ اور وہ بعض عالم پنجاب کے جو اس کے خلاف کے قائل ہیں ۔ وہ نادان ۔ جاہل وپاگل اور کاذب ہیں ۔ بلکہ اہل علم کے زمرے کی بو سے بھی بے نصیب اور محروم ہیں اور مبخملہ فرق اہل الحاد ہیں نعوذباللہ من شرہ (حررہ ابو اسمعیل یوسف حسین الخانفوری عفی عنہ) وانہ لعلم للساعۃ ۔ اور بے شک عیسی علیہ السلام جزدنیے والے ہیں قیامت کی یعنی ان کا اترنا آسمان سے ایک نشانی ہے قیامت کی دجال کے پیدا ہونے کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام آویں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر یاجوج ماجوج پیدا ہو کر سارے عالم کو خراب کریں گے ۔ حضرت عیسی علیہ السلام مومنوں کو لے کر کوطور پر جاکر چھپیں گے ۔ غرض کہ حضرت عیسی علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی تمام ہوئی عبارت شاہ عبدالقادر دہلی رحمتہ اللہ علیہ کی پس پنجاب کا وہ عالم بلاشبہ نصوص مذکورہ بالا کا منکر ملحد ہے بلکہ کافر کمالا یخفی علی الماہر بالشریعۃ الفراء حررہ خادم العلماء الطاف حسین فاضل پوری فی الواقع جواب اول ودوم بلاریب صیح ہے کیونکہ قریب قیامت کے ظاہر ہونا دجال کا بعد اس کے اترنا حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے اور قتل کرنا دجال کا برحق ہے ۔ اور منکر اس کا ضال ومضل وملحد وبددین اور مخالف اجماع مسلمین کے ہے ۔ چنانچہ کتب صحاح ستہ ودیگر کتب اس پر شاہد عدل ہیں اور تاویل مرزا قادیانی اور اس کے حواری کے نزدیک اہل حق کے باطل ومردو ہے ۔ (سید محمد نزیر حسین)

---

(1) اور وہ یعنی عیسی علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں آپ کے نازل ہونے سے قیامت کے وقت کا قرب معلوم ہوجائے گا عبداللہ بن عباس لعلم کو مبالغہ کے لئے یقتین پڑھتے تھے ۔ کمالین میں ایسا ہی منقول ہے ۔ ۱۲۰

(1) جو آدمی ہدایت واضح ہوجانے کے بعد بھی رسول کی نافرمانی کرے ۔ اور ایمان والاوں کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرے تو ہم اس کو جدہر جاتا ہے جانے دیں گے اور بالاخر اس کو جہنم میں ڈال دیں گے ۱۲ ۔

(1) اور وہ قیامت کا ایک نشان ہیں یعنی عیسی علیہ اسلام قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں ۔ ان کے آنے سے قیامت کا وقت قریب ہونا معلوم ہوجائے گا شرط دال، علی الشیء کو علم سے تعبیر کیا ۔ کیونکہ ان کے آنے سے قیامت کا علم ہوجائے گا ۔ عبیداللہ بن عباسؓ کے اس کو علم پڑھا ہے ۔ جس کے معنی نشانی ہیں ۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ختم ہوا ۔ عیسی علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے ۔ عبداللہ بن عباس ۔ ابوہریرہ قتاوہ وغیرہ نے اس کو علم پڑھا ہے جس کے معنی علامت اور نشانی ہے ۱۲۰ ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث](#)

جلد 10 ص 65-75

محدث فتویٰ